© rasailojaraid.com

از جناب اسد مفتی، لندن

اسلام کے خلاف پراپیگنڈہ اور اس کا اصل جواب

لندن سے مذاہب کی ایک مختصر انسائیکلوپیڈیا چھپی ہے اس میں مختلف مغربی سکالرز کے ۲۴ مقالات درج ہیں۔ قبل از تاریخ سے لے کر اب تک کے تمام مذاہب کی معلومات نہایت سلیقہ کے ساتھ جمع کی گئی ہیں۔ بڑی تعداد میں تاریخی تصویریں بھی شامل ہیں۔ طباعت اور ترتیب کی موزونیت نے کتاب کو ایک خوبصورت البم بنا دیا ہے۔ کتاب کا نام ہے

Man and his Gods

گزشتہ دنوں مجھے یہ کتاب پڑھنے کا اتفاق ہوا، اس میں کچھ نئی چیزیں دیکھنے اور پڑھنے کو ملیں جس میں قارئین کی شرکت ضروری سمجھتا ہوں۔ قدیم زمانے میں مذہب پر جو کتابیں لکھی جاتی تھیں وہ یا تو کسی مذہب کی موافقت پر ہوتی تھیں یا اس کی مخالفت میں۔ مذاہب کا غیر جانبدارانہ تاریخی تعارف پرانے زمانے [illegible] ایک نامعلوم چیز تھی۔ موجودہ زمانے میں جو چیزیں پیدا ہوئی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ مذاہب اور دوسرے موضوعات پر اس انداز سے کتاب لکھی جاتی ہے گویا لکھنے والا اپنے موضوع پر کوئی موافقت یا مخالفت میں رائے نہیں رکھتا۔ وہ محض ایک "قلمی کیمرہ" کا فرض انجام دے رہا ہے اس کی ساری دلچسپی اصل صورتحال کی تصویر کشی سے ہے نہ کہ اس کے بارے میں اپنی کوئی رائے دینے سے۔ زیر نظر کتاب بھی اسی انداز پر لکھی گئی ہے۔ چنانچہ اس کے مرتب نے کتاب کا خاتمہ حسب ذیل سطروں پر کیا ہے:

"اس انسائیکلوپیڈیا نے حقائق پیش کرنے کی کوشش کی ہے اس کا کام حکم لگانا یا کوئی معیار قائم کرنا نہیں، اس نے صرف سچائی کو پیش کر دیا ہے۔"

اس طرز تصنیف کے رواج سے مغربی سکالروں بالخصوص یہودیوں اور عیسائیوں نے کافی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ وہ انداز ترتیب کے لحاظ سے مکمل طور پر غیر جانبدار رہ کر مذہب اور تاریخ کے موضوعات پر کتابیں لکھتے ہیں۔ ان کو آدمی اس طرح پڑھتا ہے گویا وہ ایک مضمون کا علمی مطالعہ کر رہا ہے نہ کہ اس کے بارے میں کسی موافق یا مخالف کا تبصرہ پڑھ رہا ہے۔ پھر نہایت ہوشیاری سے وہ اس کے بین السطور میں اپنا نقطہ نظر شامل کر دیتے ہیں۔ اس انسائیکلوپیڈیا میں جس کا ایک مقالہ نگار ہندو اور باقی سب یہودی یا عیسائی ہیں، اسلام کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا، بظاہر اس میں اسلام کی دعوتی، تہذیبی اور سیاسی کامیابیوں کا فیاضانہ اعتراف موجود ہے کہ حتیٰ کہ اس میں یہ جملہ بھی موجود ہے کہ "اسلام نے انسانی تاریخ کے رخ کو موڑ دیا۔"

اس کتاب میں تسلیم کیا گیا ہے کہ موجودہ زمانے میں بھی اسلام نے نئی کامیابیاں حاصل کی ہیں، افریقہ میں تیزی سے نومسلموں کا اضافہ کسی تبلیغی کوشش سے زیادہ اسلام کی اپنی کشش کی بنیاد پر ہو رہا ہے۔ تاہم اس میں ایسی باتیں بھی ہیں جن کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ لکھنے والے نے یہ سطریں کیونکر لکھیں۔ مثال کے طور پر صفحہ ۳۹۵ پر درج ہے:

"حضرت محمد ﷺ کو اپنی زندگی میں عرب سے باہر کسی علاقہ کا قبضہ حاصل نہیں ہوا، کسی طرح یقین نہیں کیا جا سکتا کہ وہ یہ سمجھتے ہوں کہ عربوں کے علاوہ بھی اسلام میں کسی کے لیے کوئی معنویت ہے، اگرچہ بعد کا مسلم نظریہ ان کے عالمی مقاصد کی توثیق کرتا ہے تاہم اپنی زندگی کے آخری زمانے میں انہوں نے عرب کی بعض سرحدی عیسائی ریاستوں کے خلاف مہم بھیجی جو جزیرہ نما کے شمال میں واقع ہے۔ ان مہموں نے مسلمانوں کو عظیم بازنطینی اور ساسانی سلطنتوں سے ٹکرا دیا جو پیغمبر کی وفات کے جلد ہی بعد تیز رفتار اور دائمی فتح کا سبب بن گئیں۔"

اس پیراگراف نے اسلام کو اس سطح پر لا کھڑا کیا ہے جہاں موجودہ مسیحیت ہے۔ بائبل کے مطابق حضرت عیسیٰ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجے گئے۔ مگر بعد کو سینٹ پال اور دوسرے مسیحی راہبوں نے کشف و رویا کا سہارا لے کر مسیحیت کو عالمی بنا دیا مگر پیغمبر اسلام کی بابت یہ بیان بالکل خلاف واقعہ ہے۔ قرآن میں صاف لفظوں میں اعلان کیا گیا ہے کہ آپؐ تمام دنیا کے لیے رحمت، بشیر اور نذیر بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپؐ نے خود فرمایا کہ میں تمام دنیا کے لیے بھیجا گیا۔ آپؐ نے اپنی زندگی ہی میں عرب کے باہر دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کے نام دعوتی خطوط روانہ کیے اور صریح طور پر پیش گوئی فرمائی کہ اسلام عنقریب ساری دنیا میں پھیل جائے گا وغیرہ۔ اسی طرح کتاب میں وہ غلطی بھی کی گئی ہے جو موجودہ زمانے کے رواجی مطالعہ کی بنا پر اکثر مذہبی مستفین کرتے ہیں کہ اتنے ہی حصہ کو اسلام قرار دیا جائے جو اس معیار پر پورا اترے باقی کو "انحراف" قرار دے کر اسلام کی حقیقی تاریخ سے الگ کر دیا جائے مگر موجودہ زمانہ کے مستفین اس کے بجائے یہ کرتے ہیں کہ اسلام کے نام پر مسلمانوں میں جو کچھ بھی پایا جاتا ہے اس کو اکٹھا کرتے ہیں اور اس پورے مجموعہ کو اسلام قرار دے دیتے ہیں۔ اس طرح توحید سے لے کر بزرگ پرستی تک ہر چیز کا نام اسلام ہو جاتا ہے یا دہشت گردی [illegible] تک کا نام اسلام رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کتاب میں اور بھی

© rasailojaraid.com